ہوئی ہے ضخیم جلدوں میں یہ شرح لکھی گئی ہے اس شرح کی تالیف کا زمانہ ۱۸ ویں اور ۱۹ ویں صدی ہے۔ شارحوں کے نام "موٹو وری" اور "ہراٹا" ہیں [۱]

ایک اور کتاب رانی "سوئی کو" کے زمانہ میں تالیف ہوئی۔ اس رانی کا زمانہ سنہ ۵۹۳ء سے سنہ ۶۲۰ء تک ہے۔ اس کا نام پہلی کتاب کے مماثل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سنہ ۶۲۰ء کی تالیف ہے۔ مولفوں کے نام "شوٹوکوٹائی شی" اور "سوگمانوماکو" ہے۔ ہالٹن نے صراحت کی ہے کہ اس کتاب کا جو متن اس وقت دست یاب ہوتا ہے اس سے یہ بات صاف طور سے معلوم ہوتی ہے کہ اس کتاب کا موجودہ متن پہلی دو کتابوں کے بعد مرتب ہوا ہے کچھ حصہ تو پہلی کتاب سے لفظ بہ لفظ نقل ہے۔ دونوں کے متن میں جو یکسانیت ہے اس کے سلسلہ میں اب تک کوئی حرفِ آخر کہا نہیں جا سکتا [۲]

ابھی کسی غیر زبان میں اس کا ترجمہ نہیں ہوا۔

زمانۂ مابعد میں شنتو مذہب کے پیروں نے ان تین کتابوں کو "تین مقدس متن" قرار دیا ہے ان کتابوں کی حیثیت ان کے پاس تین بنیادی تحریروں کی ہے [۳] مخفی نہ رہے کہ یہ تینوں کتابیں اس زمانہ میں تالیف ہوئیں جب کہ جاپان میں چین اور بدھ مت کے اثرات کافی طور سے موجود تھے لیکن قدیم مذہب اور لوگوں کے ابتدائی عقیدہ کے بارے میں کافی مواد موجود ہے [۴] شنتو مذہب کی دعائیں اور دوسرے عبادتی طریقے دسویں صدی عیسوی کی ابتداء تک ضبطِ تحریر میں نہ آئے [۵]

ایک تالیف جس کا نام "ین گی شی کی" ہے دسویں صدی عیسوی کی ابتداء میں تالیف ہوئی۔ اس کتاب میں بڑے بڑے مذہبی مراسم کو قلم بند کیا گیا ہے۔ نیز نیازوں اور مراسم کے سلسلہ میں مفصل ہدایتیں شرح و بسط کے ساتھ درج کی گئی ہیں مختلف دعاؤں کے متن کو بھی اس کتاب میں مرتب کیا گیا ہے [۶] غرض یہ ہے کہ ایک مختصر بیان جاپانی کی مذہبی کتابوں کا۔

۱؎ اسٹن صفحہ ۴ شنتو ۲؎ دسته ہالٹن صفحہ ۱۷۰، ۱۸۰ ۳؎ اینشنٹ ہسٹری آف جاپان ۴؎ ان سائیکلو پیڈیا آف ریلیجن صفحہ ۳۹۳ جلد ۱۱ ۵؎ ان سائیکلو پیڈیا آف ریلیجن صفحہ ۳۶۲ تا جلد ۱۱۔ واضح رہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں مضمون W.G ASTON نے ہی لکھا ہے جن کی تالیف موسوم بہ شنتو سے اس تحریر میں حوالے موجود ہیں۔ ان سائیکلو پیڈیا آف برٹانیکا میں نہایت مختصر احوال لکھا گیا ہے ان سائیکلو پیڈیا آف ریلیجن میں دوسری جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں سے صرف شنتو "Shinto" یہاں دستیاب ہوئی۔

ادبیات

اقبال

(از جناب بسمل شاہجہاں پوری)

۱۲ر اپریل کو یوم اقبال کی تقریب پر جس کا ہندوستان میں ہائی کمشنر پاکستان کے پریس اٹیچی کی طرف سے شیر شاہ میس میں کیا گیا تھا۔ ایک شاندار مجلس مشاعرہ منعقد ہوئی جس میں مقامی شعرا کے علاوہ مغربی پنجاب سے آئے ہوئے بہت سے باکمال شاعروں نے علامہ اقبال کی خدمت میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا، بسمل صاحب نے یہ ولولہ انگیز نظم اسی اجتماع میں پڑھی تھی جس کو تمام اصحاب ذوق نے بہت پسند کیا اور شاعر کو خوب خوب داد ملی۔ "برہان"

اے کہ ہر راہ سے گذرا ہے تو بے خوفِ خطر — تجھ کو فطرت نے وہ بخشی ہے تب و تابِ نظر
نغمۂ شوق کچھ اس [illegible] سنایا تو نے — ایشیا والوں کو سوتے سے جگایا تو نے
تو نے سکھلائے قلندر کو رموزِ مستی — تو نے روشن کیے ہر دل میں چراغِ ہستی
تیری فرزانگی ہر وقت جنوں کوش رہی — عقل سے وحشتِ بیباک ہم آغوش رہی
تیرا پیمانہ تھا لبریزِ مئے نابِ خودی — مزرعِ قلب و نظر تھا ترا سیرابِ خودی
تو زیاں میں نہ کبھی سود فراموش رہا — فکرِ فردا میں بھی تو محوِ غمِ دوش رہا
شکوۂ غم نے دلِ کون و مکاں چیر دیا — غنچہ ساں سینۂ ہر پیر و جواں چیر دیا
دیدہ و دل کو دیا حسنِ نظر ذوقِ یقیں — کشتۂ یاس کو بخشا نفسِ روحِ امیں
گہر افشاں جو ترا دیدۂ نمناک ہوا — جلوہ افروز ہر آئینۂ ادراک ہوا
ذرۂ خاک اسیرِ غمِ پستی نہ رہا — زاہدِ خشک بھی بیگانۂ مستی نہ رہا
رقص میں لے سے تری مندر و مسجد کی فغاں — کبھی ناقوسِ برہمن کبھی ملا کی اذاں

ہم سخن عابد و معبود توسل سے ترے — عرش و کرسی متزلزل ہیں تخیل سے ترے
کاکلِ لیلیِ فطرت کو سنوارا تو نے — آئینۂ شاہدِ معنی کو دکھایا تو نے
لالہ و گل کو چراغِ رخِ زیبا بخشا — ذرہ ذرہ کو فروغِ یدِ بیضا بخشا
روکشِ ضد بریں فکرِ خوش انجام ہے آج
تیرا ہر شعر حقیقت میں اک الہام ہے آج

ابھی اور

از
(جناب شمس نوید)

(۱)

جادۂ منتظرِ گام ابھی اور بھی ہے
زندگی ایک حسیں کام ابھی اور بھی ہے

زندگی بڑھتی گئی وقت کے طوفانوں میں
چیختے رہ گئے مبہوت عناصر سارے
ہر قدم اک نئی ظلمت کا جگر چاک کیا
حال و ماضی کے چراغوں سے تراشے تارے
ان سحر تاب ستاروں سے بھی لیکن روشن
ایک مستقبل گم گشتہ کی مشعل نہ ہوئی
آج سے آگے بڑھا ہی نہیں یلئے شب و روز
بزم انساں میں سبھی کچھ ہوا اک "کل" نہ ہوئی!

انقلابات نے تہذیبِ خط و خال تو کی
دلِ آدم ابھی حیوان وہی ہے کہ جو تھا
لاکھ ساحل ہوئے تعمیر، نئے بند بندھے
سینۂ بحر میں ہیجان وہی ہے کہ جو تھا

عشق — اک منزلِ بے نام ابھی اور بھی ہے
زندگی ایک حسیں کام ابھی اور بھی ہے

(۲)

ابنِ آدم کا یہ افسانۂ پرپیچ و دراز!
ذہن و ماحول ہیں محوِ عمل و ردِ عمل
ذہن کی شمع جلی جب ہوئی ماحول میں رات
صبح ماحول میں بجھی گئی ذہنی مشعل

بوڑھے سنسار میں جب تازہ تقاضوں کے خلاف
ایک بربادی "نہیں" بن کے رکے شام و سحر
سوزِ افکار سے قوموں کو ملی برقِ حیات
پھر اسی برق میں جلنے لگے افراد کے گھر

یہ الٹ پھیر کا بحران — یہ پیکارِ دو رخ!
ارتقا جانے کہاں کھینچ کے لے جائیگا؟
یونہی آغاز کو دیتے دو فریبِ انجام
کبھی انجام شناسی کو بھی ہوش آئے گا

صبح کی راہ میں اک شام ابھی اور بھی ہے
زندگی ایک حسیں کام ابھی اور بھی ہے

(۳)

ابدی قدروں کے بدلے کہ تعیّنِ جانِ کردار
نئے انساں نے تراشے ہیں حقایق کے حدود
ایک ہی چیز ہے ایمان کہیں کفر کہیں
دے سکے عالی جنت نہ مقامی معبود

گل سے ملتا ہے کہیں خاک کو اکسیر بہار
باغباں خاکِ چمن خیز کی توہین نہ کر
عکسِ باطن سے ظاہر کی ہویدا قدریں
حسن کا رازِ نسوں عشق کا اعزازِ نظر

ذرہ و نجم کی نبضوں پہ ہے انگشتِ خرد
بے خبر غیر سے ہے اپنی خبر کی جویا
سحر و بر کی نئی ترتیب کی حسرت میں مگر
قسمتیں ہیں دلِ انساں میں نظر کی جویا

کفِ تکمیل میں اک جام ابھی اور بھی ہے
زندگی ایک حسیں کام ابھی اور بھی ہے

جب زمانہ کی کوئی سطح نہ راس آئے گی
زندگی اپنے تہہ خانوں کے پاس آئیگی

تبصرے

آج سے قبل کا ہندوستان از ڈاکٹر سید محمود وزیر ترقیات بہار گورنمنٹ۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۹۴ صفحات کتابت و طباعت بہتر قیمت مجلد عہ؎ پتہ:۔ نظامی بک ایجنسی بدایوں

یہ کتاب دراصل ان چند مضامین کا مجموعہ ہے جو علی گڈھ یونیورسٹی میں ایم۔ اے کے ایک لائق اور تاریخ داں طالب علم عبدالرحمن کی زبان سے تقریروں کی شکل میں ادا ہوئے ہیں دوستوں کی ایک ٹولی ہے جن میں ہندو بھی ہیں اور مسلمان بھی وہ تاریخ ہند کے مختلف پہلوؤں پر آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور اس میں وہ تمام باتیں زیر بحث لاتے ہیں جن کا تاریخی حیثیت سے کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن انگریزی نصاب تعلیم میں تاریخ کی جو کتابیں شامل ہیں ان میں عام طور پر یہ بے سروپا افسانے درج ہیں اور ان کی وجہ سے ہندو اور مسلمان دونوں میں ایک دوسرے کے مذہب۔ کلچر اور تاریخ سے متعلق شدید غلط فہمیاں اور بدگمانیاں پھیل گئی ہیں اور فرقہ وارانہ منافرت کی اصل بنیاد یہی بدگمانیاں ہیں عبدالرحمن جس نے تاریخ کا مطالعہ اس کے اصل اور معتبر ماخذ کی روشنی میں کیا ہے وہ ان تمام موضوعات میں سے ایک ایک پر مختلف صحبتوں میں اپنے دوستوں کے سامنے مفصل اور مسلسل تقریر کرتا ہے اور ایسے تمام غلط اور بے بنیاد افسانوں کی تردید کرتا ہے جن کا کوئی ثبوت نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب دوست مطمئن ہو جاتے ہیں اپنے خیالات کی اصلاح کر لیتے ہیں اور ان کے باہمی تعلقات بہتر اور مخلصانہ تر ہو جاتے ہیں اس طرح زیر تبصرہ کتاب گویا ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کے عہد پر از اول تا آخر ایک بڑا اچھا پر از معلومات اور مبنی بر حقایق تبصرہ ہے جس میں سندھ پر محمد بن قاسم کا حملہ اس کی فتح اور پھر فاتح سندھ کا ہندو رعایا کے ساتھ انتہائی رحمدلانہ اور مساویانہ برتاؤ